



Chhatrapati Shahu Ji Maharaj
University, Kanpur

Answer Script Details
Barcode 11328569

Roll No. 24042000020
Total Mark 56/75.00

Exam MA-III_ODD_EXAM_NOV_2025
Subject A030902T - Urdu Nazm

Question wise Mark Summary

Q.No Mark Q.No Mark Q.No Mark Q.No Mark

1A 4/5

1B 3/5

1C 3/5

1D 3/5

1E 3/5

1F 3/5

1G 3/5

1H 3/5

1I 3/5

2 14/15

3 0/15

4 0/15

5 0/15

6 0/15

7 14/15

8 0/15

9 0/15

INSTRUCTIONS TO THE CANDIDATE FOR FILLING PART-I

1. Read the instructions carefully given on the answer script and admit card.
2. Write Date of Exam, Shift, Paper Code & Name of Subject Correctly.
3. Write Name & Roll No. Correctly.
4. Write Semester & Branch Correctly.

INSTRUCTIONS TO THE CANDIDATE FOR FILLING PART-III

1. Use blue or black ball point pen for writing alphabets & numerals in Boxes.
2. Carefully study the example before you start marking.
3. As shown in the example below blacken the circles completely.



4. Make no Stray marks on this sheet.
5. DO NOT WRITE OR MARK ON THE BAR CODE.

IN ORDER TO AVOID UFM (UNFAIR MEANS) :

1. The Roll No. and Answer Book no. found elsewhere or any other symbol found in the answer book will be treated as unfair means.
2. Any tempering of Bar Code and Booklet no shall be treated as Unfair Means.
3. Do Not bring the materials like slip of paper/mobile/digital diaries/ study material/ revision notes in examination hall. Possession of the mobiles/ digital diaries/ electronic watch and any other electronic gadget except memory less scientific calculator shall be considered as UFM case.
4. Do not keep or paste currency note in answer script it shall be consider as UFM.

अनुचित साधन से बचने हेतु:

1. उत्तर पुस्तिका के निर्दिष्ट स्थान को छोड़कर अनुक्रमांक एवं उत्तरपुस्तिका का क्रमांक कहीं और न लिखें तथा कोई भी चिह्न न बनायें क्योंकि यह अनुचित साधन प्रयोग की परिधि में आता है।
2. उत्तर पुस्तिका के बारकोड अथवा उत्तर पुस्तिका संख्या पर छेद करने पर अनुचित साधन प्रयोग माना जायेगा।
3. परीक्षा कक्ष में निम्न वस्तुएं साधन न लाये, जैसे लिखे हुए कामज के टुकड़े, मोबाइल, डिजिटल डायरी, कोपी, पुस्तक यह सभी वस्तुएं जो अनुचित साधन के अन्तर्गत आती हैं। केवल संबंधित प्रश्नपत्र में ही मेमोरी लेस साइंटिफिक कैल्कुलेटर ले जाने की अनुमति होगी।
4. उत्तर पुस्तिकाओं में रूपये न रखें न ही उत्तर पुस्तिका में चिपकायें। ऐसा करना अनुचित साधन प्रयोग की परिधि में आता है।

परीक्षार्थी के लिए निर्देश

1. प्रवेश पत्र एवं उत्तर पुस्तिका पर दिये गये निर्देशों को ध्यान से पढ़ें।
2. कवर पृष्ठ के दूसरी तरफ कुछ न लिखें।
3. उत्तर पुस्तिका के पृष्ठों पर दोनों तरफ लिखें।
4. प्रश्न पत्र पर अपने अनुक्रमांक के अतिरिक्त कुछ न लिखें।
5. प्रश्न पत्र कोड एवं प्रश्न पत्र कोड सावधानी पूर्वक लिखें।
6. अपनी स्थिति स्पष्ट लिखें।
7. उत्तर पुस्तिका के पृष्ठों की संख्या देखें। अगर उत्तर पुस्तिका में पृष्ठ (1-24) से कम है या फटे हुए हैं, तो परीक्षा शुरू होने के पूर्व दूसरी उत्तर पुस्तिका ले लें।
8. प्रश्नपत्र को देख, यदि प्रश्नपत्र के विषय कोड, विषय का नाम तथा प्रश्न में कोई त्रुटि है तो उसके परीक्षा शुरू होने के 30 मिनट के अन्दर का निरीक्षक को तत्काल सूचित करें, उसके बाद विश्वविद्यालय द्वारा कोई कार्यवाही नहीं की जायेगी।
9. प्रश्नों के उत्तर लिखने के लिये पेंसिल का प्रयोग न करें।
10. B कोपी या अतिरिक्त ग्राफ नहीं दिया जायेगा।

INSTRUCTIONS TO THE CANDIDATE

1. Read the instructions carefully given on the Question Paper Admit Card & Answer Script.
2. Do not write anything on back side of the cover page.
3. Write on both sides of pages of answer book.
4. Do not write anything on question paper except Roll Number.
5. Write Paper Code & Question Paper Id carefully.
6. CHECK the number of pages (1-32) or any other kind of damage in your answer script, if found than change the answer script immediately before the commencement of examination.
7. CHECK the Question Paper for any kind of discrepancy e.g. Subject Code, Subject Name and Question of the Question Paper during first THIRTY MINUTES of the commencement of the exam, so that it can be corrected in TIME. After that no corrections shall be entertained by the university.
8. Do not use pencil for answering the question.
9. Write status correctly e.g. those appearing in carry over paper should fill in status as Carry Over. Those appearing as Ex Students should fill in status as ex.
10. No supplementary answer book & graph paper will be provided.

INSTRUCTIONS TO THE CANDIDATE FOR FILLING PART-IV

1. Use blue or black ball point pen for writing alphabets & numerals in Boxes.
2. Use blue or black ball point pen for filling the circles.

	1	8	1	5	4	3	2	1	6	9
0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
1	●	1	●	1	1	1	1	1	1	1
2	2	2	2	2	2	2	●	2	2	2
3	3	3	3	3	3	3	3	3	3	3
4	4	4	4	4	●	4	4	4	4	4
5	5	5	5	5	5	5	5	5	5	5
6	6	6	6	6	6	6	6	6	●	6
7	7	7	7	7	7	7	7	7	7	7
8	8	●	8	8	8	8	8	8	8	8
9	9	9	9	9	9	9	9	9	9	●

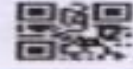
Note - If your Roll No. is of 10 digits. Please leave first three columns

50



Paper Code

--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



01

Do not write anything in this column

Do Not Write anything in this Portion



Paper Code

--	--	--	--	--	--	--	--



02



--	--	--	--	--	--	--	--



DO NOT WRITE ANYTHING IN THIS COLUMN

X

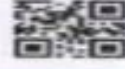
Do Not Write anything in this Portion

CO



Paper Code

--	--	--	--	--	--	--	--

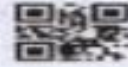


04

X



--	--	--	--	--	--	--	--



DO NOT WRITE ANYTHING IN THIS MARGIN

X

Do Not Write anything in this Portion

20



Paper Code

--	--	--	--	--	--	--	--



06

X



--	--	--	--	--	--	--	--



کہ "ذہنی خودی" اپنے اندر پوشیدہ صلاحیتوں
 کو پہچانتا ہے یعنی انسان
 کہ اندر اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی علامت
 رکھی ہے جسے اسے پہچانتا ہے اور جو
 انسان وہ علامت پہچانتا ہے وہ آسمان
 کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے اور یہ خودی
 سب کے اندر موجود ہے اگر کسی اندر انسان
 کہ اندر خودی ہے تو وہ ایسا ہے جیسا
 بغیر روح کے جسم اس کا کوئی وجود نہیں
 خواہ عدم ہے موجود ہو کر بھی خودی وہ
 علامت ہے جو انسان کو اشرف المخلوقات
 بناتی ہے اور اس کائنات سب سے اونچا
 مرتبہ دلاتی ہے۔ کئی مارتوں اور فنکاروں
 نے خودی کے بارے میں بتانے کی کوشش
 کی ہے مگر سب ناکامیاب ہو گئے۔ خودی کی
 کوئی آغاز نہیں ہے بلکہ سب سے پہلے دنیا
 بنی ہے جس سے یہ خودی عالم وجود میں
 پائی جاتی ہے اس کی کوئی منزل نہیں ہے
 اس کا آغاز بھی منزل ہے اور انجام بھی اس
 کا منزل ہے اور اس خودی کی وضاحت
 کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ

"خودی کہ بلندی اتنا کہ ہر تقدیر کلمتہ سرمد
 خود خدا خود بقول سے ہے چھ بتا دیری رہا کیا ہے۔"





--	--	--	--	--	--



اقبال کے نزدیک عمل ہی سب کچھ ہے جو انسان کو اچھا اور برا بناتا ہے۔

اس نظم کے دوسرے بند میں اقبال نے مسلمانوں کی حسرت والی حالت کو بارے میں بتایا ہے۔ کہ مسلمان کسی طرح تباہ و زیار ہو گئے ہیں۔ اپنی تہذیب اور روایات کو بھلا کر وہ زندگی کے ہر شعبے میں ذلیل و تنوار ہو رہے ہیں اور دوسری قوم ان سے آگے نکل جا رہی ہے۔ اقبال کو یہاں شاہین علامت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ وہ مسلمانوں میں شاہین جیسی صفات دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ شاہین تہمدار اور اداویہ میں نظر آیا۔ لہذا بند میں سورۃ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ عشق مانگ رہے ہیں یہاں عشق علی مرتضیٰ اور نورت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شفا دہکتے ہیں کہ اللہ مجھے بھی عشق کے لگا کر اٹھا اڑا اور مجھے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی عقیدت دے جو ان کے صحابہ میں تھی۔ کہ وہ سب انکے نام پر جان اور مال سب قربان کرے کہ تمہارے لئے۔ جو وہ تمہارے لئے زندگی کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں بتاتے ہیں کہ زندگی کہا ہے اس کی حقیقتوں کو بارے میں بتایا ہے کہ زندگی اللہ تعالیٰ سے نہیں دی ہے اور اسے نہیں طرح پس کرنا چاہیں اس نظم کے پانچویں چھٹے اور ساتویں بند میں اقبال نے خودی کے بارے میں بتایا ہے کہ خودی کہا ہے۔ اقبال

Do Not Write anything in this Portion



--	--	--	--	--	--	--	--

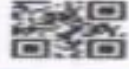


دے رہے ہیں۔ جس طرح کدوئی خوشی اور کوئی
 نغمہ مستقل نہیں رہتا یہ اسی طرح یہ موسم
 بھی مستقل نہیں رہے گا انسان پر جب نغمہ
 طاری ہو تو اسے فخر اور شکر سے گزارنا
 چاہیے اور اللہ سے ہر مطلب کرنی چاہیے
 آخر میں اقبال امین نظم کے مرکزی کردار
 مافی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 اے مافی مجھے وہی نواب بلا جس سے
 میری آنکھوں سے خواب غفلت کا پردہ اٹھ
 جائے اور میں زندگی کے رازوں کو دیکھ
 سکوں اور اس حقیقی زندگی کا مقصود بیان
 سکوں کہ اللہ رب العزت نے مجھے کس
 لئے زندگی دی ہے۔ وہ یہ دعا پوری
 قوم کے لئے مانگتے ہیں۔ کہ ان کی
 قوم بھی بیدار ہو اور انکی بھی آنکھوں سے
 خواب غفلت کا پردہ ہٹ جائے وہ بھی
 زندگی کی حقیقتوں سے روشناس ہو۔

اقبال کی شاعری محل کی (تغییب دیتی ہے
 اور یہ محل کی تغیب ان کی شاعری
 اور ہر گلہ میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اقبال
 کے زندگی محض غور و فکر کرنے سے
 محو نہیں ہوتا ہے۔ جب تک انسان محل
 سے کہے اور امین محل کو پیش کرنے
 کے لئے وہ اپنی بات اس شعر سے لکھتے
 ہیں۔

"محل سے بنتی ہے زندگی جنت بھی جہنم بھی
 یہ خانی اپنی فطرت میں نہ نداری ہے نا تازی"

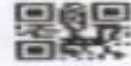


حصہ سوماقبال کی نظم حاق نامہ کا تقویدہ جائزہ

حاق نامہ اقبال کے شہری مجموعہ "بال جبرائیل" کی میں سے اہم اور طویل نظم ہے۔ حاق نامہ کے نام پر اقبال نے دل لیا تھا ہے یہ بند کلمہ سائے بند پر مضمون ہے۔ جن میں نثرانویں اشعار ہیں۔ حاق نامہ اقبال کی فکر کا بہترین نمونہ ہے۔ اقبال کے اندر قومی محبت گھٹ گھٹ کر قومی تھی 05 پایت شعہ کہ ان کہ قوم خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اور اپنی گھوٹے ہوئے عظمت کو بھول جائے۔ 06 ہجرت کا مصیبت پر ہو ملک۔ یہ نظم بھی انکی اس فکر کی سچی ترجمانی کرتی ہے۔ اس نظم کے بیچے بند میں ہجرت کی آمد کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کہ میں بیمار آئی ہے تو کائنات کا ہر ذرہ ہر ذرہ خوشی میں سرور ہو جاتا ہے۔ بھول بھول جیل چرند پرند میں خوشی میں جھومتے نظر آتے ہیں۔ ہندے آشیانوں سے نکل کر سبوا میں سر کرتے ہیں اور بیاروں پر سوز و گمراہی لگال بھول اور آگ جاتے ہیں انہیں دیکھ کر ارم کا سائے ملتا ہے۔ جو نہایت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے۔ بیمار کے موسم سے اقبال قافلے باب ہونے کو کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ وقت مستقل ہیں رہتے گا ایک دن ختم ہو جائے گا اس لئے اس وقت سے انسان کو سراپ ہونا چاہیے بیمار کے موسم کو 09 خوشی کے موسم سے تشبیہ



--	--	--	--	--	--	--	--



دیے کے ایشیہ پر شاعروں نے لکھنؤ کی طرف
 رخ کیا لیکن جب لکھنؤ بھی انقلاب کا
 ظکار ہوا تو دونوں جگہ کے شاعروں نے
 ویسی ریاستوں کی طرف رخ کیا جس میں
 رام پور وغیرہ اہم ہے۔

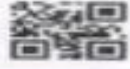
اردو نظم اور جدیدیت

نظیر اکبر آبادی نے جدید نظم کی بنیاد ڈالی
 اور نظم کی رفتار طے کی۔ سینکڑوں
 عوامی موضوعات پر نظمیں لکھ کر عوامی
 شاعر کی حیثیت حاصل کی۔

1974 میں محمد حسین آزاد نے "نظم مناظروں کی
 بنیاد ڈالی اور اسی سال "مقدمہ شہد شاعری"
 میں "حالی" نے نظم کی صورت اور رفتار
 کی اور جدید نظم کی بنیاد ڈالی

رتقی، لہنؤ، نیویک، نے نظم کو نیا رنگ اور
 کب و لہجہ عطا کیا جس سے نظم میں
 جدید موضوعات شامل ہوئے آج عالمی
 سطح پر غزل کے بعد نظم ہی ایسی
 صنف ہے جو عوامی سطح پر شاعری کی نمائندگی
 کر رہی ہے۔



شعری بند میں اردو شاعری، ۱۰۔

شہزادی بند میں اخطل جھینڈھالوی اور جعفر
 نرنگ کے یہاں ابتدائی لغزشی ہائے جایت
 ہیں۔ اخطل جھینڈھالوی کی تخلیق "کیف لہاشی"
 ایک عشقیہ داستان ہے۔ کیف لہاشی ایک ہندی
 عشق سنسنی دارہ ماما ہے جس میں ایک نوازی
 زدہ عورت مالک کے بار صیبت اپنے مغوی
 کو یاد کرتی ہے۔ اس میں عشق کے رندیات
 کی برائیوں کو بکورتی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

شاہ مبارک آرد یک رنگ شریف الدین نے
 اردو میں نوب شعرو شاعری کی اور اس
 دور کو شہزادی بند کا دور اول کہا جاتا ہے۔
 دوسرے دور میں مرزا مظہر جانان نے اردو
 کو بہت زور دیا۔ تیسرے دور میں انشا معنی
 مظہر اکبر آبادی نے نظم کو بہت زور دیا
 نظریہ اکبر آبادی زمانہ کی افوازی ہے خود
 مختار ہے اور زمانہ کی فکر سے بچ کر بھلے

مجموعاً دور لکھنؤ اور دہلی دو قسم کی گنگا جمنی
 کا دور ہے یہاں سے شاعری کے دو سادہ وار سو جاتے
 ہیں۔ لکھنؤ کے شوا میں "التزی" ناسخ ایہم ہے
 اور دہلی کے شوا میں غالب "مکن وغیرہ" ہیں
 لکھنؤ کے شوا میں خلیفہ بیتا کے عہدے پایا جاتا
 ہے۔ جب کہ دہلی کی شاعری میں "اخلیت"
 بڑے زیادہ زور دیا گیا۔ شاعر جو بھی لبتا ہے اس
 کے اندر ڈوب کر لبتا ہے۔ وہ نازچی
 دنیا پر اور نظر میں ڈالتا ہے۔

Do Not Write anything in this Portion



--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



الہ آباد شمالی ہند کے شوا کے کان کھولے ہوئے
اور شمالی ہند کے شوا سے شاعری کہیں
شروع کی

نظم کی ابتدا میں دو دور خاص طور پر
خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ دکنی دور
شمالی ہند

دکنی دور: دکن کو اردو کا گہوار اور
زمین مانا جاتا ہے۔ دکنی دور

دو ادوار میں تقسیم ہے۔ پہلا دور جو دہلی

اور بندر بھون صدی تک پھیلا ہوا ہے جس

پر بعضی دور کہتے ہیں۔ دوسرا دور مولویوں

صدی سے مزیدوں صدی تک پھیلا ہوا ہے

جسے "قطب شاہی" دور کہتے ہیں۔ یہ دونوں

دور اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے

ہیں اس دور کے خاص شاعروں میں

علی قطب شاہ، محمد اللہ قطب شاہ،
نور محمد، ابن نشاط، خواجہ بیدہ نواز
گیسو دکن کے باکمال شاعر ہیں۔

پہلا صاحب دیوان شاعر

علی قطب شاہ کو اردو کا پہلا صاحب دیوان

شاعر مانا جاتا ہے۔ اس نے مختلف موضوعات

پر نظمیں لکھی ہیں جن میں ہندوستانی اشیاء

پہلے پہلے، بھولے بھارتیوں پریشانی رواج
وغیرہ اہم ہیں۔



--	--	--	--	--	--	--



حصہ دوم

نظم کے فن

نظم کے لغوی معنی ہیں "رہی میں موتی پرونا" نظم کے دوسرے اہم معنی "انتظام، ترتیب، یا آرائش" کے ہیں۔ اردو میں ادبی اصطلاح کے روپ میں نظم کا لفظ دو مقاموں میں استعمال ہوتا ہے عام اور وسیع مفہوم میں۔ یہ مفہوم اور محدود معنیوں میں نظم شاعری کے اس صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص موضوع پر تکرار کلام کیا جائے نظم کسی بھی موضوع پر لکھی جا سکتی ہے نظم کا ایک مرکزی کردار ہوتا ہے جس کے ارد گرد نظم کا تانا بانا ہوتا ہے۔

ارتقا [Movement] بھی نظم کے ایک اہم خصوصیت ہے طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے اور مختصر نظموں میں نہیں

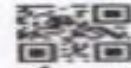
نظم کا آغاز و اختتام

اردو میں نظم کا باقاعدہ آغاز قلی قطب شاہ سے ہوا۔ درباری کاموں کی مروجیت کی وجہ سے وہ اس صنف کو مکمل نہ کر سکا لہذا نظم کا باقاعدہ آغاز ولی سے ہوا

اردو شاعری کے سرمے پر شوہ شاعری کا تاج رکھنے کا پہلا دکن کے بارکھان شاعر ولی دکنی کو جانشینی ہے۔ ولی دکن سے دہلی آئے یہاں پر اشمنوں نے اردو کا داغ



--	--	--	--	--	--	--	--



کون سی

b نظم کے لئے بہت زیادہ مقبول ہے۔

نظم کے لئے آزاد نظم زیادہ مقبول ہے۔
 کیونکہ اس میں شعر اور قافیہ کی پابندی
 فردی نہیں ہوتی ہے۔ اور اس کے قوی
 بھی کیجئے اور بڑے بڑے لوگ نظم کے پو
 کرتے ہیں۔ اس لئے کہ کہنے اور کہنے میں
 آسان ہوتی ہے۔ اور آسانی سے لکھی جا سکتی
 ہیں۔ اور اس میں الفاظوں کا استعمال بھی
 سادہ ہوتا ہے جس سے قاری فوراً اس کی
 طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر
 غور سے نظر پڑتا ہے۔

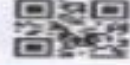
مثال

"ایک چینی کے منڈو سے تک
 صبر سے سہا دور
 خواہ اس سوز پر
 دو بدن پیار کی آگ میں جل گئے۔"





--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



ح مجاز کے انتظم "آدارہ" کا پلا بند

شہر کی ہمت اور میں ناشاد اور آدارہ بھوں
جگہ گنتی جاگروہ کوں پر آدارہ بھوں
غیر کی ہستی میں کب تک در بدر ماور بھوں
اے نعم دل کیا کروں! اے وحشت دل کیا کروں

Do Not Write anything in this Portion





--	--	--	--	--	--	--



جدید نظم کے موضوعات

1879ء میں محمد حسین آزاد نے "بزم مناظرہ" کی بنیاد رکھی۔ جو اور اسی سال "مقدمہ شروع" خاتمیہ کے ذریعہ "حالیہ" نے نظم کی صورت اور رفتار طے کی اور جدید نظم کا آغاز ہوا اور کئی موضوعات پر نظمیں لکھیں آج نظم کے نئے موضوع کی کوئی قید نہیں ہے اور نہ ہیئت کی شرع کی بھی موضوع پر نظم لکھ سکتا ہے۔ جدید نظم کے موضوع کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ لیکن اس کے لیے خاص موضوع اہم ہے۔

جدیدیت

لامانیت

اصلاح معاشرتی اور اخلاقی

-۱

-۲

-۳





--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



و آزاد اور پابند نظم میں فرق۔

۱- آزاد نظم میں اور غافیوں کی پابندی سے آزاد ہوتی ہے۔ اس کے ہرے جھوٹے شاعر دولتوں تقسیم کے ہو سکتے ہیں۔ اس میں وزن ہوتا ہے۔ قافیہ غرضی نہیں

۲- پابند نظم میں ہر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مزوں اصولوں کی پابندی غرضی ہوتی ہے۔ مگر اس کے قافیے برابر ہوتے ہیں۔ جب مدرسے ترتیب بند، گیت دوبا



Do Not Write anything in this Portion



--	--	--	--	--	--	--	--



۵۔ ن۔ م۔ راشد۔

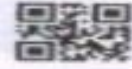
ن۔ م راشد کی نظم نگاری کی پانچ خوبیاں
مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ ان کی شاعری میں جدیدیت پائی جاتی ہے
- ۲۔ ان کا شمار جدید دور کی شاعری میں ہوتا ہے
- ۳۔ جوت پسندی ان کے کلام کی خاص خوبی ہے۔
- ۴۔ زبان کا استعمال سادہ ہے۔
- ۵۔ رومانیت بھی ان شاعری میں پائی جاتی ہے۔





--	--	--	--	--	--	--	--



پنچاگرہ نامہ

پنچاگرہ نامہ * نظیر اکبر آبادی کی بیوت
 خاص نظم میں - اس نظم میں
 رشک موت انداز میں یہ فلسفیانہ نقاد
 بیان کی گئی ہیں کہ انسان دنیاوی
 تالچ اور حرص و مویں میں اس طرح
 مبتلا ہے کہ وہ موت سے بالکل بے خبر
 ہے اور حالت کہ اسے (وری) طرح بھولا ہوا
 ہے - اس نظم کے الفاظ اتنے شادہ
 کہ قاری فوراً اس کی عرف متورہ ہو جاتا
 ہے اور یہ نظم قاری کے ذہن پر فوری
 طبع پر اثر کرتی ہے - اس نظم کے الفاظ
 اس نظم میں اس طرح بیوسٹ ہو گئے ہیں
 کہ اگر ان ایک الفاظ کو بھی بٹایا گیا
 تو نظم بے معنی اور بے نظم ہو جائے گی۔

Do Not Write anything in this Portion





--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



فصلہ مستقل

ج

مستقبل ابر الہ آبادی کی مشہور و معروف نظم
ہی میں بلکہ اردو ادب کی بھی ایک
خاص نظم ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہ نظم
بیت پید گوئی تھی مگر آج بھی یہ نظم
اس معنی معاشرے کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔
اس نظم میں ابر الہ آبادی نے مغربی تہذیب
کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ اور بنایا ہے کہ
مسلمانوں کو قدر مغربی تہذیب میں رنگت جا
سکتی ہے اور اپنی تہذیب سے مکمل طور پر
یا نبر ہو گئے ہیں۔ بیماری خاتونوں میں
برف کی پابندی بلکہ ختم ہو چکی ہیں
وہ بھی مغربی تہذیب کے طرز پر اپنی
زندگی گزار رہی ہیں۔ غرض یہ کہ اس
دوری نظم میں انہوں نے بتانے کی کوشش
کی ہے۔ کہ مغربی تہذیب کسی قدر
بیماری تہذیب پر حاوی ہو چکی ہے۔





--	--	--	--	--	--	--	--



انجمن پنجاب

12 جنوری 1857 میں انجمن پنجاب کا قیام وجود میں آیا۔ 1857 میں ضمیمہ سلطنت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور انگریزی حکومت بورت ملک میں قابض ہو چکی تھی۔ دیہی اور لکھنؤ کے اچرنے پر شاعروں نے لاہور کی طرف رخ کیا۔

حکومت پنجاب کی ایما پر پنڈت من محل کی صدارت پر "انجمن" مطالبہ مفیدہ پنجاب" وجود میں آئے۔ جس کا نام باقاعدہ بدل کر انجمن پنجاب رکھا گیا

انجمن پنجاب کے مقاصد

- ۱- قدیم علوم کو لوگوں تک پہنچانا
- ۲- قدیم علم کو دینی زبانوں میں منتقل کر کے لوگوں میں تعلیم کا ذوق پیدا کرنا
- ۳- صنعت اور علمی تہارت کا

✓



--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



حصہ اول

الف نظم کے اقسام :-

یہ تین قسمیں ہیں۔
نظم کے موٹے طور سے تین

- ۱- پابند نظم
- ۲- نظم مرا
- ۳- آزاد نظم

پابند نظم :- نظم کے وہ قسم ہیں جن کے
اصول اور قافیہ کے اصولوں میں
اصول کی پابندی کی گئی ہو۔

نظم مرا :- نظم کے وہ قسم ہیں جن کے تمام
برابر ہو مگر اس میں قافیہ ہو۔
یہ نظم صافی یا بے قافیہ کہا جاتا تھا۔

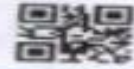
آزاد نظم :- اس نظم میں جو اور قافیوں کی پابندی
ضروری نہیں ہوتی۔
دو دنوں سے پہلے ہو سکتے ہیں۔
میں وزن ہوتا ہے قافیہ ضروری نہیں۔

Do Not Write anything in this Portion



Paper Code

--	--	--	--	--	--	--	--	--	--



24

X